روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 152 | جمعہ 5 ربیع الاول ۔ 1418ھ 11 وفا 1376ھش 11 جولائی 1997ء

خدا تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے

بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی ۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت رد ہی ہوتی ہے کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے ۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دور اندیش نہیں ' بلکہ ظاہر پرست ہے ' اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو ' تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی ۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے ۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 67)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رعایت اسباب (احکام دینیہ) میں منع نہیں ہے ۔ کسی شخص نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں ۔ آپ ؐ نے جواب میں فرمایا: کہ ہاں دوا کرو ۔ کوئی مرض ایسا نہیں ' جس کی دوا نہ ہو ۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی بید یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی فلاں دوا ضرور فائدہ کرے گی ۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی شخص کیوں مرتا ۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ متقی بن جاویں ۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی ۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں ۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا ۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا ۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا ۔ اسی طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اس دنیا سے چل دیئے ۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 165)

گھروں کی اصلاح کیلئے عفو ' درگذر اور دعاؤں پر زور دینا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک باپ کے متعلق جب سختی کی اطلاع ملی کہ بہت سختی کرتا ہے تو حضرت (بانی سلسلہ) نے اسے شرک قرار دیا ' سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ۔ اور (۔) یہ توحید کی طرف جو غیر معمولی توجہ دلائی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بلاغ تمہارا کام ہے اور زبردستی تمہارا کام نہیں ہے اور اگر تم یہ سمجھو گے کہ تم زبردستی کسی کو ٹھیک کر لوگے تو یہ شرک ہے اور یاد رکھو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تمہیں کبھی بھی خدائی طاقتیں نصیب نہیں ہو سکتیں تم اپنی مرضی سے کسی کو بدل نہیں سکتے ۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے بھی یہی مضمون اس موقع پر جو ایک شکایت سے تعلق رکھتا ہے جو ایک شخص جو ویسے تو حضرت (بانی سلسلہ) پر ایمان لانے والے بظاہر ایک بزرگ (رفیق) تھے مگر ان کے دل میں کوئی ایسا رخنہ تھا جس کی اصلاح ضروری تھی وہ اپنی اولاد پر بہت زیادہ سختی کرتے تھے ۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ تم مشرک ہو اگر یہ کام کرتے ہو ۔ تم سمجھتے ہو تم خود ٹھیک کر لوگے یہ ہو نہیں سکتا اس لئے دعا پہ زور دو ۔ (۔) جہاں بلاغ بظاہر ناکام رہا وہاں توکل علی اللہ کامیاب ہو جاتا تھا ۔ کیونکہ اصل تو وہی معبود ہے اس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے تو کتنا عظیم الشان مضمون ہے ۔ جو (۔) ایک ترتیب کے ساتھ ' ایک تدریج کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے ۔ فرمایا اللہ پر توکل کرو ۔

اب یہ بھی وہی مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے (۔) عظیم کامیابی کے راز کے طور پر بیان فرمایا ۔ وہاں بلاغ کو نہیں پیش کیا وہاں دعا اور توکل علی اللہ کو پیش کیا ۔ (۔)

پھر خدا تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے ' اس نصیحت کے مضمون کو اپنے گھر اور ماحول پر اطلاق کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ قاعدہ کلیہ ہے یہ ازلی ابدی راز ہیں نصیحت میں کامیابی کے ۔ تم بھی ان کی طرف توجہ کرو اور گھر سے بات شروع کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے خونی اقربا تمہارے ہیں جس طرح چاہو ان سے سلوک کر لو جو اصول خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ۔ اگر تم نے ان کو نظر انداز کیا تو تمہاری اپنی صلب سے تمہارے دشمن پیدا ہو سکتے ہیں ۔ پس یہی وہ مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے ان کو بتایا کہ تم اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ضائع نہ کرو اپنا دشمن نہ بناؤ (۔)

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کیوں غور نہیں کرتے ' کیوں فکر نہیں کرتے تمہاری اپنی بیویاں ' تمہاری اپنی اولاد تمہاری دشمن ہے یعنی ان میں سے تمہارے دشمن ہیں مراد یہ ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایسے بدنصیب ہیں کہ گویا ان کی بیویاں بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہیں اور ہو جاتی ہیں اور ان کی اولاد بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے ۔ کیوں ہوتی ہے ۔؟ ان کی غلط نصیحت اور غلط تربیت کے رنگ کی وجہ سے ۔ چنانچہ یہ کہنے کے بعد ۔ یہ تنبیہہ کرنے کے بعد

باقی صفحہ 7 پر

دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اطلاع دیتے ہیں ۔ مجھے 11 ۔ جون کو ایک بجے اچانک غیر معمولی ضعف اور لڑکھڑانے کی تکلیف ہو گئی ۔ فوراً مجھے فضل عمر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ۔ یہ ہارٹ اٹیک کا ہلکا سا حملہ تھا ۔ جو خدا کے فضل سے دور ہو گیا ۔ اور تین دن کے بعد مجھے گھر آنے اور آرام کرنے اور دوائی استعمال کرنے کی ہدایت ہوئی ۔ 15 جون کو مجھے لاہور لے جایا گیا اور 7 جولائی کو واپس آگیا ہوں ۔ بفضل تعالیٰ بالکل ٹھیک ہوں احباب سے درخواست دعا ہے ۔ اور تمام احباب کا شکر گزار ہوں جو میری صحت کے لئے دعا کرتے رہے ۔

○ مکرم قریشی محمد ارشد صاحب ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آچکے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے ۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25 جون 1997ء کو مکرم مظفر احمد صاحب کو ایک بیٹی سے نوازا ہے ۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام تحسینہ عطا فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ کی نواسی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک باعمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے ۔

اولاد وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال میٹرک کا امتحان کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان بچوں کے آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں خط و کتابت کی جا سکے ۔ نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کے بعد کیا ارادہ ہے ۔ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دیں ۔

بچے کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں ۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں ۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں ۔

وکالت دیوان کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- وفا 1376 ہش   11- جولائی 1997ء

اوروں کے لئے نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم سے کم تو یہ ضروری ہے کہ انسان کسی کو ضرر نہ پہنچائے اور اس سے آگے بڑھ کر اس کا یہ فرض ہے کہ وہ جسے بھی فائدہ پہنچا سکتا ہو پہنچائے۔ بے شک اس کی رسائی بہت دور تک نہ ہو۔ بے شک اس کے پاس اتنی وسعت نہ ہو کہ وہ زیادہ لوگوں کو زیادہ دور تک اپنے ساتھ لے جاسکے اور ان کی بہتری کے سامان پیدا کرے۔ لیکن جس حد تک وہ کر سکتا ہے وہ تو اسے ضرور کرنا چاہئے اور کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں جو کسی نہ کسی کے کام نہ آسکتا ہو۔ کسی نہ کسی طرح اس کی مدد نہ کر سکتا ہو۔ یا اگر اس بات کو الٹ کر دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ کوئی شخص بھی دنیا میں ایسا نہیں جسے دوسروں کی ضرورت نہ ہو۔ انسان امیر ہو یا غریب' بادشاہ ہو یا فقیر اس کی زندگی ہی خدا تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ وہ معاشرے میں رہتا ہے اور معاشرے کے لوگوں کی مدد کا طالب ہوتا ہے۔ وہ طالب نہ بھی ہو تو اس کے لئے وہ مدد ضروری ہوتی ہے۔ ہم اپنے ماحول کی کسی ہی چیز کو لے کر دیکھیں۔ کیا وہ اور اس کے تمام اجزاء ایک ہی شخص نے اکٹھے کئے ہیں یا کئی لوگوں نے محنت کر کے اور دل لگا کر اس کام کو کرنے کے بعد وہ نتیجہ پیدا کیا جو ہمارے سامنے آیا ہے۔ اور اس میں کسی شخص کی تخصیص نہیں۔ زندگی کی کسی ہی منزل میں ہو۔ دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے اس کا کوئی ہی رتبہ ہو یا کمزوری کے لحاظ سے کہا جائے کہ وہ کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو۔ ہر شخص کو دوسرے کی ضرورت ہے۔

پس سب سے کم نیکی تو یہ ہے کہ ہم کسی کو ضرر نہ پہنچائیں۔ معاشرے میں اگر کسی کو ضرر پہنچتا دیکھیں تو اسے روکیں۔ چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ دونوں کو روکنا ہمارا فرض ہے۔ دراصل روکنا ہے ظلم کو۔ ظلم مظلوم پر ہو رہا ہے اور ظالم کر رہا ہے۔ جب تک یہ مظلوم اور ظالم دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ دکھاتے رہیں گے تب تک ظلم ہوتا رہے گا۔ لیکن صرف ضرر نہ پہنچانا ایک چھوٹی سے بات ہے' فائدہ بھی پہنچانا چاہئے۔ لیکن ایک خاص بات جو اس سے بھی آگے ہے اور جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیشہ توجہ دلاتے تھے وہ یہ ہے کہ ہماری زندگی ایسی ہونی چاہئے کہ لوگ ہماری طرف دیکھ کر نیکی کی طرف مائل ہوں۔ صرف یہ نہیں کہ ہمیں اچھا کہیں یا اس کام کو اچھا کہیں جو ہم نے کر دکھایا ہے بلکہ ان کے دل میں ایک جذبہ پیدا ہونے لگے کہ ہمیں بھی اسی طرح کا بننا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ ہمیں نمونہ بننے کی کوشش کرنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سونے کو بھی کندن بنانے آئے تھے۔ ہم میں یہ جذبہ سرائت کرنا چاہئے کہ ہماری زندگی صرف اتنی اچھی نہ ہو کہ کسی کو ضرر نہ پہنچایا جائے بلکہ اتنی اچھی ہو کہ ہماری طرف دیکھ کر دوسرے لوگ اچھے کام کریں خاص طور پر بیعت کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس قسم کی نصائح فرمایا کرتے تھے کہ انسان دوسروں کے لئے نمونہ بن جائے۔ نمونہ بننے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہر وہ شخص جو ہمارا نمونہ دیکھ کر ہماری طرح کوئی اچھا کام کرے گا اس کی جزاء اسے بھی ملے گی اور ہمیں بھی گویا کہ ہم نے کیا بھی کچھ نہیں اور مل بھی بہت کچھ گیا۔ یہ محض اس لئے کہ ہم نے جو نمونہ دکھایا ہے اسے دیکھ کر کسی شخص کے دل میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ ہم نے تو اسے نہیں کہا لیکن ایک رنگ میں کہا بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ عمل جو ہیں وہ الفاظ سے زیادہ بلند آواز میں بولتے ہیں۔

پس ہمارے الفاظ نہ سہی ہمارے اعمال ہمارے الفاظ سے بھی زیادہ بلند آواز میں بولیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کریں گے۔ ہماری جماعت کے لئے یہ بات خاص طور پر اس لئے بھی ضروری ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ چاہتے ہوئے کہ ہم میں سے ہر شخص ایک نمونہ بن جائے دنیا کے سامنے ایک جماعت کا نمونہ پیش فرمانا چاہتے تھے۔ آخر جماعت تو ہم لوگ ہیں۔ جو ہمارا کردار ہو گا وہی جماعت کا کردار ہو گا۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے کردار کو اس لئے بھی بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں کہ اس کے ساتھ جماعت کا نام وابستہ ہے۔ اگر ہم میں کوئی خامی نظر آئے گی تو یقیناً دوسرے لوگ اس بات پر اعتراض کریں گے کہ تم نے اپنے اندر کونسی تبدیلی پیدا کی ہے جس کے لئے تم ہمیں چھوڑ کر وہاں چلے گئے ہو۔ اور یہ اعتراض واقعی ہے بھی بڑا قوی۔ کیونکہ اس اعتراض سے نہ صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس میں خامی ہے بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت میں شامل ہونے کے باوجود اس شخص نے کچھ نہیں پایا تو دوسرے کیا پائیں گے۔ پس دوسروں کے لئے نمونہ بننا نہایت ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ایسی رکھی ہے کہ اگرچہ وہ مائل تو بدی کی طرف بھی ہو جاتا ہے لیکن نیکی کی طرف زیادہ آسانی سے زیادہ جذبے سے مائل ہوتا ہے اور پھر جب نیکیاں کرنے لگتا ہے تو یوں لگتا ہے کہ نیکیوں کو پھیلا رہا ہے۔ خود بھی نیکی کرتا ہے اوروں کو بھی نیکی کی تلقین کرتا ہے۔ اپنے کردار سے بھی اوروں کو نصیحت کرتا ہے کہ نیکیاں کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں۔ ہم اپنے کردار کو ہمیشہ بہتر سے بہتر بناتے رہیں اور نہ صرف بہتر بنائیں بلکہ ایک نمونہ کی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ نیکی دنیا میں پھیلے۔

سوچتا ہوں کہ مری سوچ غلط کار نہ ہو
نوعِ انساں کے لئے پھول بھلیں' خار نہ ہو
میں کمر بستہ رہوں خدمتِ انساں کے لئے
کوئی خدمت بھی ہو اس سے مجھے کچھ عار نہ ہو
سب کو میں اپنی حقیقت ہی سے پہچان سکوں
میری راہوں میں کوئی جُبّہ و دستار نہ ہو

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ فرمودہ 30 جون 1995ء میں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں فرمایا:۔

میں گزشتہ خطبے میں بھی یہ مضمون بیان کر چکا ہوں کہ حق کا دعوت الی اللہ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی ہے اس میں دراصل کامیاب دعوت الی اللہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور ان مخالفتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو آسمان سے پانی اترنے کے نتیجے میں ضروری ہوتی ہیں۔ اور نقشہ ایسا خوبصورت کھینچا گیا ہے کہ اس سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جہاں یہ شور پڑے گا وہیں فائدہ بھی ہوگا۔ جہاں خاموشی رہے گی وہاں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ فرماتا ہے (۔) وادیاں اپنی اپنی توفیق کے مطابق سیلاب دکھاتی ہیں۔ بارش تو ہر جگہ برابر اترتی ہے لیکن جن وادیوں میں یہ توفیق ہے کہ اس کے پانی کو سمیٹیں اور پھر زور سے بہائیں وہاں یہ نظارے دیکھتے۔ اور جہاں یہ نظارہ نہیں دیکھتے وہاں کوئی خاص باقی رہنے والا فائدہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ پس اس میں جو Excitement کا نقشہ کھینچا گیا ہے ایک ہنگامے کا' ایک شور کا' ایک جوش و خروش کا وہ دعوت الی اللہ کے مضمون پر بعینہ چسپاں ہوتا ہے۔ جن علاقوں میں ٹھنڈا ٹھنڈا معاملہ چلا آ رہا تھا سالہا سال سے' بعض علاقوں میں پچاس سال سے کوئی شور نہیں تھا اور کوئی دعوت الی اللہ نہیں ہو رہی تھی۔ جب شور پڑا ہے تو پھر جھاگ بھی اٹھی ہے (۔) ضرور اٹھتی ہے اور وہ زمین کو فائدہ پہنچانے لگتی ہے اور بہت سے قیمتی اجزا جو انسانی سوسائٹی میں مدفون ہوتے ہیں وہ صلاحیتوں کی طرح ہیں ان میں بڑی اچھی اچھی صلاحیتیں ہیں لیکن عملاً حرکت میں نہیں آ رہی ہوتیں۔ جب یہ مخالفت کا جوش اٹھتا ہے اور آپ دیکھتے ہیں کہ ایک سیلاب کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے تو وہ دبی ہوئی صلاحیتوں کے مالک اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ پھر مستقل زمین کا فائدہ دینے والا حصہ بن جاتے ہیں۔

یہی حال اس وقت ساری دنیا میں دعوت الی اللہ میں دکھائی دے رہا ہے' کوئی بھی استثناء نہیں۔ جہاں جہاں بھی یہ مہمات چلی ہیں وہیں مخالفت کا شور بھی اٹھا ہے' وہاں تکلیفیں بھی پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اور کئی جگہ پہنچائی گئی ہیں۔ مگر یہ جھاگ جو ہے یہ نقصان کوئی نہیں پہنچا سکی۔ آہستہ آہستہ ایک کنارے لگ گئی یا لگتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن دعوت الی اللہ کے نتیجے میں ان علاقوں کی جو مخفی صلاحیتیں تھیں' وہ مدفون تھیں ایک طرح سے' ان کو سیلاب نے اٹھایا ہے اور اٹھا کر پھر ان کا انتشار کیا ہے۔ جو زرخیز وادیاں نہیں تھیں وہاں بھی پہنچا دیا ہے۔ یہ سلسلہ اب چل نکلا ہے اور اس زور سے کل عالم میں رونما ہو رہا ہے کہ واقعۃً بعض علاقوں میں سیلاب کی سی کیفیت ہے۔ جو رپورٹیں آ رہی ہیں ان سے آدمی یہ پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ وہ جگہیں جہاں گزشتہ پچاس سال میں دس ہزار بھی احمدی نہیں ہوئے تھے وہاں چند مہینے کے اندر اندر پچاس پچاس ہزار ہو گئے ہیں اور بعض جگہ ایک لاکھ سے اوپر چلے گئے ہیں۔ وہی علاقے ہیں' وہی لوگ ہیں' آسمان کا پانی بھی تھا لیکن یہ سیلاب کی کیفیت نہیں تھی کیونکہ "قدرِھا" کی شرط پوری نہیں ہوئی تھی۔ آسمان سے جو پانی اترتا ہے اسے وادی اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق لے کر پھر اس کا سیلاب بناتی ہے۔ جن دلوں میں وہ نازل ہوا ہے وہ تو (صاحب ایمان) دل ہی ہیں اگر ان میں کوئی ہنگامہ نہ ہو' ان میں وہ پانی بھر کر ایک سیلاب کی کیفیت پیدا نہ کرے تو وہ فوائد جو (کلام الٰہی) سامنے رکھ رہا ہے یہ حاصل نہیں ہو سکتے۔ پس وہ جو ایک Excitement کی کیفیت ہے وہی ہے جو انقلاب برپا کیا کرتی ہے اور ٹھنڈے ٹھنڈے دل جو ہیں ان سے کبھی بھی دنیا میں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ حضرت امام الثانی نے اپنے ایک شعر میں فرمایا کہ

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

تو دعوت الی اللہ میں دیوانگی کی جو ضرورت ہے یہ اسی لئے ہے کہ اس سے Excitement پیدا ہوتی ہے اور Excite ہوئے بغیر نہ آپ دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں نہ لوگوں میں توجہ پیدا ہوتی ہے' دیوانگی سے ہوتی ہے جب ایک جوش پیدا ہو جائے تو آپ کے ساتھ علاقہ جاگ اٹھتا ہے جو دبے بیٹھے تھے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور یہی منظر سامنے آتا ہے (۔) پس "قدرِھا" کا مضمون بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اپنی توفیق کو بڑھاؤ اور اپنی توفیق میں سیلاب پیدا کرنے کی صلاحیت داخل کرو اگر تمہارے اندر سیلاب آ گیا تو پھر علاقے پر یہ ضرور اُمڈے گا اور یہ چیزیں جو کلام الٰہی نے بیان فرمائی ہیں لازماً پیدا ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو ایک چھوٹی سی وہ کٹھالی جس میں سنار سونے کو یا قیمتی دھاتوں کو پگھلاتا ہے چھوٹی سی چیز کے اندر بھی تو سیلاب آ جاتا ہے۔ اور ہوتا وہی ہے جیسے آسمانی پانی کے اترنے سے سیلاب کے نتیجے میں ہوتا ہے جھاگ وہاں بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ Excitement کے ذریعے ہے۔ اب جتنے بھی Scientists ہیں وہ جانتے ہیں کہ خواہ وہ فزیکل ری ایکشن ہو یا کیمیکل ہو جب تک مالیکیولز اور ایٹمز Excited سٹیٹ میں نہ ہوں اس وقت تک ری ایکشن نہیں ہو سکتا۔ جتنے ٹھنڈے ہوں گے اتنا ہی ری ایکشن کم ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک ایسا ٹمپریچر آ جاتا ہے جس میں جا کر آپس میں وہ ایک دوسرے پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی لئے جب درجہ حرارت کو بڑھا دیا جاتا ہے تو زیادہ تیز ہو جاتے ہیں۔ پس یہ جو درجہ حرارت کا گرنا ہے ایک ایسی حد تک پہنچ جانا اس میں پھر Activity نہ رہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جو کیمیائی مادے ہیں جن میں ماحول کو تبدیل کرنے کی طاقت ہے ان میں وہ صلاحیت ہے ہی نہیں۔ وہ (صاحب ایمان) جو حقیقت میں (صاحب ایمان) ہیں جو آسمان سے اترنے والے پانی کے نگران مقرر کئے گئے' نگہبان بنائے گئے ان کا درجہ حرارت اگر گر جائے تو وہی کیفیت ہو گی جو Unexcited State میں کیمیکلز کی ہوتی ہے درجہ حرارت گر گیا ہے مادوں میں صلاحیت تو ہے کہ ساتھ کے کیمیکلز سے ری ایکٹ (React) کرے اور کچھ اور بنا دے مگر جان ہی نہیں تو حرکت کیسے کرے گی۔ پس جتنی بھی دنیا میں (دعوت الی اللہ) کرنے والی جماعتیں ہیں ان کا ایکسائیٹ ہونا بہت ضروری ہے اور سیلاب کی کیفیت میں یہی Excitement دکھائی دیتی ہے۔ اور کلام الٰہی نے جو دوسری مثال دی ہے وہ پانی کے برعکس ہے۔ ایکسائیٹمنٹ دو طرح سے ہوتی ہے ایک آسمان سے پانی اترنے کے نتیجے میں اور پانی کا اپنا ایک جوش ہے اور دوسرے آگ کا جوش ہے۔

دوسری مثال آگ کے جوش کی دی ہے کہ وہ اس پر پھونکتے ہیں۔ دھونکنیاں بنا کر ان پر آگ پھونکتے ہیں کہ کسی طرح اس مادے میں حرکت ہو اور جو کھوٹ ملا ہوا ہو سونے میں وہ جھاگ کے ساتھ مجنون کیوں کہلانے دیتا ہے۔ اس لئے کہ ان کے اندر واقعۃً ایک مقصد کے لئے جنون کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اگر انبیاء میں یہ کیفیت نہ ہو تو ماحول میں ایکسائیٹمنٹ نہیں پیدا کر سکتے اور ہلا جلا کر ان کے اندر ایک طوفانی کیفیت برپا نہیں کر سکتے۔

پس اصل راز' حقیقی راز کمزور اور غافل جماعتوں کا یہی ہے کہ ان کو کسی طرح سے متحرک کر دیں' ان میں اضطراب پیدا کر دیں یہ وہ اللہ کے شیر ہیں (۔) سوئے ہوئے شیر سے تو کوئی نہیں ڈرتا۔ ہاں جو جاگ جائے اور غرانے لگے یا دھاڑنے لگے اس سے جنگل دہل جاتا ہے۔ پس ہندوستان میں بھی اور دوسرے علاقوں میں بھی جہاں مدتوں سے دعوت الی اللہ میں ایک قسم کا جمود طاری تھا۔ بعض علاقے ہی بالکل خالی تھے جب کہتے تھے کہ دعوت الی اللہ کرو تو کہتے تھے یہاں تو ماحول ہی نہیں ہے سنتا ہی کوئی نہیں۔ اب یہ عجیب انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ وہ جماعتیں جو گزشتہ سو سال ایک دو تین ہزار سے زیادہ نہیں ہوئیں اب وہاں دس دس ہزار کی تعداد میں نئے احمدی ہو چکے ہیں اور یہ نقشہ ہر جگہ پیدا ہو رہا ہے۔ انگلستان میں بھی ہو سکتا ہے اور ہو چکا ہے۔ انگلینڈ میں ہی لندن میں ایک ایسی جماعت ہے جس میں ایکسائٹمنٹ ہے' وہ بیدار ہے' وہ متحرک ہے' وہ ایک سیلاب کی سی کیفیت پیدا کر رہی ہے اور دیکھتے دیکھتے وہاں کے پرانے احمدیوں کے مقابل پر نئے احمدی دس گناہ زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ اب وہ جماعت ہی دراصل نو احمدیوں کی جماعت بن گئی ہے۔ پس اگر یہ لندن میں ہو سکتا ہے تو ہارٹلے پول میں کیوں نہیں ہو سکتا اور باٹلے (Batley) میں کیوں نہیں ہو سکتا اور بریڈ فورڈ میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ اور برمنگھم میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے' خدا کی یہ بات بہرحال سچی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حق اور باطل کی یہ مثال جو ہم بیان کر رہے ہیں اس میں حکمتیں ہیں اس پر غور کرو۔ حق تو ہے تمہارے پاس لیکن سویا ہوا حق نہیں چاہئے' ٹھنڈے مزاج کا حق نہیں چاہئے' اٹھ کھڑا ہو۔ بیدار ہو جائے' اس میں ہیجان پیدا ہو جائے پھر دیکھو کہ کس طرح غیر پر غالب آتا ہے۔ اور اس سلسلے میں جب حق اٹھتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ اور صفات کی بھی ضرورت پیش آتی ہے اور کلام الٰہی نے ان صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے جب بیداری پیدا ہوتی ہے' جھاگ اٹھتی ہے تو مثال تو وہ دی گئی ہے جس میں کوئی کسی چیز میں تکلیف محسوس کرنے کا مادہ نہیں ہے۔ اور جب زندہ چیزوں پر اس کی مثال اطلاق پاتی ہے تو پھر تکلیف بھی پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو جوش میں جوش دکھاتے ہیں ایک مقابل کا طوفان اٹھا لاتے ہیں اور وہ طوفان کلام الٰہی بیان فرماتا ہے کہ جھوٹ کا ہوتا ہے' باطل کا طوفان برپا کرتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اس کے ذریعے حق کو دبا دیں تو ایک بڑی شدید جدوجہد شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت پھر اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے' فرمایا پہلے تم اپنا حق ادا کرو پھر معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔ حق حق کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہ قطعی بات ہے۔ اللہ کا ایک نام حق ہے۔ تم حق کے پجاری ہو جاؤ' حق کے انصار بن جاؤ' حق کی خاطر اپنے آپ کو جھونک دو اور یاد رکھو کہ تمہارے لئے جو خطرات ہوں گے اللہ ان میں تمہارا نگران ہو گا' تمہارا محافظ ہو گا' تمہیں کامیابی سے نکال لانے والا ہو گا۔ پھر ان میں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اس سے پہلے ایک صبر کا دور ہے فرمایا وہ حق کی نصیحت کرتے ہیں اور حق سے نصیحت کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

کل ہی ایک عجیب اتفاق ہوا۔ جس پر مجھے حیرت بھی آئی۔ ایک دوست ملنے آئے اور انہوں نے ایک تحفہ دیا کہ فلاں دوست نے بھیجا ہے وہ ایک کپڑے کا تھان تھا اس کے ساتھ ایک خط تھا جس میں اس دوست نے لکھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ آئے ہیں اور کہا ہے کہ قمیضوں کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے بازار سے لا دو۔ اس پر میں نے دریافت کیا کہ آپ صاف کپڑا پسند کرتے ہیں یا دھاری دار آپ نے اس کا کوئی جواب لفظوں میں تو نہیں دیا۔ لیکن میرے دل پر یہ اثر ہوا کہ دھاری دار آپ کو پسند نہیں اور اس خواب کو پورا کرنے کے لئے میں یہ کپڑا بھیجتا ہوں۔ میں نے وہ تھان لا کر گھر میں دیا۔ کہ کسی نے بھیجا ہے اور اس سے قمیضیں بنوائی جائیں۔ انہوں نے اسے لے کر کہا کہ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) چار سال کے عرصہ میں آپ نے قمیضوں کے لئے کپڑا نہیں بھیجا تھا۔ اور آپ کی پہلی قمیض ہی سنبھال کر اب تک کام چلایا جا رہا تھا۔ یا ایک دو قمیضوں کے کپڑوں سے جو کوئی تحفہ کے طور پر دے جاتا تھا۔ اب یہ مشکل دور ہوئی تو خود میں نے کپڑوں میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد ناصر ربوہ

کیا انٹرنیٹ میرے لئے بھی؟

انٹرنیٹ کیا ہے؟ جی ہاں اس مضمون کو پڑھنے کے بعد آپ اس چیز کا بخوبی اندازہ کر سکیں گے کہ انٹرنیٹ کیا چیز ہے؟ اس کا کیا مقصد ہے اور ایک عام آدمی اس سے کیا فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ سب سے پہلے پیدا ہونے والے سوال یعنی انٹرنیٹ کیا چیز ہے اس کے بارے میں مختصراً یہ عرض ہے کہ انٹرنیٹ کی ابتداء 1970ء کی دہائی سے ہوئی جب امریکہ کے بعض تحقیقاتی اداروں نے اس بات پر سوچنا شروع کیا کہ اگر ہم اپنے کمپیوٹرز کو ایک نیٹ ورک سے ملائیں جس سے ہمیں کم از کم یہ سہولت ہوگی کہ ہم ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کر سکیں گے اور ایک دوسرے سے Communicate بھی کر سکیں گے۔ اس ابتدائی کام میں امریکہ کی ملٹری کے ادارے شامل تھے۔ اس نیٹ ورک کو اس طرح تشکیل دیا گیا کہ مختلف علاقوں میں مختلف کمپیوٹر Servers ہوں۔ (کمپیوٹر Servers بھی درحقیقت کمپیوٹر ہی ہوتے ہیں جو صرف دوسرے کمپیوٹرز کو Serve کرتے ہیں) جنہیں دوسرے لفظوں میں Domain بھی کہا جاتا ہے اور ان Domains کو آپس میں ملایا جائے یعنی آپ کی مہیا کردہ معلومات آپ کے کمپیوٹر یا آپ کے لوکل نیٹ ورک سے آپ کے قریبی Domain پر منتقل کر دی جائے جہاں سے دور افتادہ مقام سے دوسری کمپنیز یا ادارے ان معلومات کو حاصل کر سکیں۔ اس سارے نیٹ ورک کو تشکیل دینا ایک انتہائی مشکل کام تھا کیونکہ سب سے بڑا مسئلہ مختلف کمپیوٹرز کے مختلف OS یعنی آپریٹنگ سسٹم اور مختلف data format کا تھا گو کہ ان ٹیکنیکل چیزوں کے بارے میں بتانا مقصود نہیں بس سادہ لفظوں میں عرض کرتے چلیں کہ دنیا میں مختلف کاموں کے لئے مختلف کمپیوٹرز استعمال ہوتے ہیں اور ان کو چلانے کے لئے مختلف آپریٹنگ سسٹم استعمال ہوتے ہیں اور ایک قسم کے کمپیوٹرز کے data format کا دوسرے کمپیوٹرز کے Data format سے مختلف ہوتا ہے۔ اس مسئلے کا حل کرنے کے لئے TCP/IP یعنی

Internet protocol اور

Transmission control protocol

کو بنایا گیا۔ یہ وہ Protocol ہیں جن کے ذریعے مختلف کمپیوٹرز اپنا

Dataexchange

کرتے ہیں۔ اسی طرح DNS یعنی

Domain name system

کی ابتداء ہوئی جس سے مختلف Sites سے مختلف domains کو IP Address سے ملایا جاتا ہے۔ IP Address کے بارے میں یہ ہے کہ یہ

32 bit Adresses

ہوتے ہیں۔ ان کے چار مختلف حصے ہوتے ہیں جنہیں Dot کے ذریعے الگ کیا جاتا ہے۔ مثلاً 192.112.36.5 یہ ایک domain کا Unique ایڈریس ہے۔ ان مختلف نمبرز سے مختلف Networkhosts مراد ہوتے ہیں۔ جیسے ہی ایک domain کو ایک IP Address کے ساتھ کچھ data ملتا ہے تو وہ فوری طور پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ IP Adress کس domain کا ہے اور آنے والا data اس IP Adress پر منتقل کر دیتا ہے۔ غرض یہ تو ہوئیں بعض Technical معلومات۔ امریکہ میں چلنے والے اس ابتدائی نظام میں بعد ازاں مختلف

Commercial Companies

بھی شامل ہونے لگیں جنہوں نے اسے اشتہارات کا ایک منفرد طریقہ سمجھا۔ یہ نیٹ ورک ترقی کرتا کرتا 90ء کی دہائی میں یورپ اور اب ساری دنیا میں پھیل گیا اور dataexchange کا ایک global نظام قائم ہو گیا جو انتہائی سستا اور مفید ثابت ہوا۔

یہاں یہ بھی بتانا مناسب ہوگا کہ یہ نظام اس قدر سستا کیوں ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے اگر آپ دو مختلف Figuers کو دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ مختصر Domains آپس میں کس طرح سے ملے ہوئے ہیں اور اس میں ہی اس نظام کے سستا ہونے کا راز ہے۔ اگر آپ ٹیلی فون کو لیں تو اس کے مہنگا ہونے میں ایک بات یہ ہے کہ جب آپ کہیں فون کرتے ہیں تو آپ کے لئے ایک سرکٹ مختص ہو جاتا ہے جو کہ آپ کے فون رکھنے تک صرف آپ کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اس میں کوئی دوسرا شخص Share نہیں کر سکتا۔ جب کہ کمپیوٹرز میں رابطہ کا نظام قدرے مختلف بھی ہے اور حیرت انگیز بھی۔ حیرت انگیز اس لئے کہ انٹرنیٹ ایک ایسا نظام ہے جس میں بہت ساری مختلف کمپنیز شامل ہیں۔ یہ کسی ایک کمپنی کی سرمایہ کاری نہیں۔ وہ ایسے کہ اس میں شروع ہی سے وہ لوگ یا ادارہ جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو وہ اپنا domain بنانے کے لئے خود خرچہ کرتا ہے اور

top level domain

سے Connection لیتا ہے۔ اس طرح سے جب ایک Domain معرض وجود میں آتا ہے تو اس پر سرمایہ کاری کرنے والا آگے مختلف لوگوں کو انفرادی Connection دیتا ہے اور ان سے domain کے اخراجات کے لئے تھوڑی تھوڑی رقم وصول کرتا ہے۔ گو کہ domain کا خرچ لاکھوں میں ہے لیکن یہ خرچ اس domain کو استعمال کرنے والوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اتنے سارے لوگ کس طرح سے ایک domain پر کام کرتے ہیں تو وہ اس طرح سے ہے کہ ایک domain سے دوسرے domain تک ایک ہی Connection استعمال ہوتا ہے جب کہ ہر صارف domain تک ایک ہی انفرادی لائن استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اگر آپ Fig.2 کا بغور مطالعہ کریں تو پاکستان کے domain کا ہر استعمال کرنے والا اگر USA کے domain کے کسی استعمال کرنے والے سے رابطہ کرنا چاہے تو پاکستان کے domain سے U.S.A کے domain تک سب استعمال کرنے والے ایک ہی لائن کا استعمال کریں گے جس کی وجہ سے تمام استعمال کرنے والوں کا الگ الگ لائنز کا خرچ بچ جائے گا۔ تو یہ رہا اس نظام کے سستا ہونے کا راز۔

انٹرنیٹ کے کیا مقاصد ہیں؟ اب ہم دوسرے سوال یعنی انٹرنیٹ کے مقصد کے بارے میں بتانا چاہیں گے۔ گو کہ پہلے سوال میں چند ایک مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن اس میں عام فہم مقاصد درج ذیل ہیں:۔

نمبر1 ایک کمپیوٹر استعمال کرنے والے کو دنیا میں موجود دوسرے کمپیوٹر استعمال کرنے والے سے براہ راست ملایا جانا۔

نمبر2

(Electronic mail)E-mail

کے ذریعہ سے آپ کی Mail کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا۔

نمبر3 مختلف اداروں، Compaines اور Clubs کی ممبرشپ اور معلومات فراہم کرنا۔

نمبر4 Ftp یعنی

File transfer protocal

کے ذریعے سے آپ کی ضروری فائلز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔

نمبر5 WWW یعنی

world wide web

سے مختلف معلومات بہم پہنچانا۔

نمبر6 دنیا کے تمام شعبہ جات مثلاً میڈیکل سائنس، انجینئرنگ، سپیس، فزکس، کیمسٹری، بائیولوجی اور دوسرے شعبہ جات کی تحقیقات کو آپ تک پہنچانا۔

نمبر7 دنیا کی لائبریریز تک رسائی فراہم کرنا۔

نمبر8 عام معلومات یعنی جہازوں، ریل گاڑی کے اوقات، ٹیلی فون، بزنس وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔ اس کے علاوہ آپ اس کو اور بہت سے مقاصد میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مشکل میں مدد کرنا اور گفتگو کرنا وغیرہ۔

انٹرنیٹ کے کیا فوائد ہیں؟ اب ہم ایک اہم سوال یعنی ایک عام آدمی انٹرنیٹ سے کیا فوائد حاصل کر سکتا ہے کے بارے میں روشنی ڈالیں گے۔ گو کہ یہ ایک بہت بڑا مضمون ہے لیکن ہم اس وقت مختصراً چند چیدہ چیدہ فوائد کے بارے میں لکھیں گے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

1۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جو اپنے عزیز یا رشتہ دار جو اس سے کوسوں دور ہوں اس سے گفتگو نہ کرنا چاہتا ہو مگر ٹیلی فون ایک اچھا اور مفید ذریعہ ہونے کے باوجود اس قدر گراں بھی ہے کہ اکثر لوگ بمشکل سال یا ایک ماہ میں ایک دفعہ اپنے عزیزوں سے ٹیلی فون پر بات کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ آپ کے اس مسئلہ کو انٹرنیٹ نے اس طرح سے حل کیا ہے کہ آپ اپنے علاقہ میں موجود کمپنی (جس سے آپ نے انٹرنیٹ Connection لیا ہو) کے دیئے ہوئے ریٹ (یعنی اس وقت زیادہ سے زیادہ 50 روپے گھنٹے تک کمپنی ریٹ پاکستان میں موجود ہیں) کی سہولت کو استعمال کر کے دنیا کے کسی کونے پر موجود شخص سے نہ صرف گفتگو کر سکتے ہیں بلکہ اس کی تصویر بھی دیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ دونوں طرف انٹرنیٹ کا Connection موجود ہو۔ اگر ہم یوں کہیں کہ اس دور کی بڑی نعمتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے تو یہ غلط نہ ہوگا۔

2 انٹرنیٹ سے ملنے والی معلومات کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل میں بڑی سے بڑی یونیورسٹی ایک چھوٹے سے کمپیوٹر میں محدود ہو جائے گی۔ حال ہی میں امریکہ میں کئے جانے والے تجربہ جس میں 50 طلباء کو اساتذہ اور 50 طلباء کو انٹرنیٹ سے تعلیم دینے کے بعد یہ دیکھنے میں آیا کہ ان دونوں طریقہ کار سے تعلیم دینے سے وہ طلباء جو اساتذہ سے تعلیم لے رہے تھے ان کا نتیجہ 70 فیصد رہا جب کہ انٹرنیٹ سے تعلیم حاصل کرنے والوں کا نتیجہ 90 فیصد رہا۔ وہ تمام نوجوان اور بچے جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے انٹرنیٹ پر اس قدر جدید اور دلچسپ معلومات موجود ہیں جسے وہ لاکھوں روپے خرچ کئے بغیر گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں۔

3 انٹرنیٹ دنیا کی بڑی بڑی لائبریریز کی گھر بیٹھے آپ کو رسائی دیتا ہے جس سے نہ صرف طالب علم بلکہ بڑے بچے الغرض ہر مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں یعنی علم کا شوق رکھنے والوں کی لاکھوں روپے کی بچت اور سفر کی سہولت سے بچت الگ مثلاً اگر آپ امریکہ کی کسی اعلیٰ لائبریری سے مستفید ہونا چاہتے ہیں تو پہلے ویزا کا مسئلہ پھر جیب کی صفائی اور آنے جانے اور رہائش کی تکلیف الگ۔ انٹرنیٹ نے علم کا شوق رکھنے والوں کی یہ مشکل بھی لائبریریز تک رسائی دے کر آسان کر دی ہے۔

4۔ اب ذرا میڈیکل کی طرف چلتے ہیں۔ وہ تمام ڈاکٹرز جو جدید تحقیق کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے بیرون ملک جا کر ان معلومات کا حاصل کرنا یا مختلف کورسز کرنا کافی مشکل ہے اور مہنگا بھی ہے آپ کے لئے انٹرنیٹ پر تمام جدید ریسرچ بلکہ Visual اپریشن کی فلمیں بھی موجود ہیں۔ وہ ان تمام آلات جراحی اور اپریشن کے طریقہ کار کا بغور گھر بیٹھے مطالعہ بھی کر سکتے ہیں اور دیکھ بھی سکتے ہیں۔

اسی طرح وہ تمام لوگ جو کسی نہ کسی لحاظ سے ریسرچ سے تعلق رکھتے ہوں مثلاً بیالوجسٹ، فزیسٹ، کیمسٹ اور انجینئر وغیرہ، سب انٹرنیٹ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف ریسرچ کلبز کے ممبر بھی بن سکتے ہیں۔

5 بزنس مین کے لئے تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ جس کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ آپ اپنی پروڈکشن ایڈورٹائز کر سکتے ہیں، اسٹاک ایکسچینج کی معلومات لے سکتے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیز سے اپنی کمپنی میں بیٹھے بیٹھے ڈیل کر سکتے ہیں اور اسی طرح اور بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کام جیسے Website کھول سکتے ہیں۔ اپنے بینک اکاؤنٹ سے پیسہ منتقل کر سکتے ہیں۔ اسے چیک کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

6 تمام وہ لوگ جو کھیلوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ کھیلوں کے بارے میں مختلف معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

7 دنیا میں ہر نئے ریلیز ہونے والے Software یعنی کمپیوٹر پروگرام آپ فوری طور پر انٹرنیٹ سے اپنے کمپیوٹر پر کاپی کر سکتے ہیں۔ مستقبل میں اگر آپ کے کمپیوٹر سسٹم میں کوئی پرابلم ہو جائے تو آپ اپنے کمپیوٹر کے سسٹم کو انٹرنیٹ پر موجود بعض مخصوص پروگرامز جو کمپیوٹر کو ٹھیک کر سکتے ہیں سے منسلک کر دیں۔ وہ خود بخود آپ کے کمپیوٹر سسٹم کو ٹھیک کر دیں گے۔

8 اگر آپ امریکہ خط لکھنا چاہیں تو شاید 35 روپے کی ٹکٹ چسپاں کرنی پڑے گی اور گم ہونے کا خطرہ الگ۔ اس کی جگہ آپ E-Mail یعنی Electronic Mail کو استعمال کریں تو آپ کا بڑے سے بڑا خط پانچ دس روپے میں چند سیکنڈ میں امریکہ پہنچ جائے گا۔ اس طرح اگر آپ فیکس کو استعمال کریں تو فی منٹ کے حساب سے آپ کو کوئی سو روپے دینا پڑتے ہیں۔ اس جگہ اگر آپ انٹرنیٹ استعمال کریں تو آپ چند روپوں میں یہ کام کر سکیں گے اور وقت کی بچت الگ۔

9 وہ لوگ جو سیاحت سے تعلق رکھتے ہوں ان کے لئے سب سے بڑی کشش یہ ہے کہ وہ گھر بیٹھے دنیا بھر کے جہازوں اور گاڑیوں کا ٹائم ٹیبل دیکھ سکتے ہیں۔ اپنی جگہ ریزرو کروا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص جرمنی سے فرینکفرٹ کے اسٹیشن سے سوئٹزرلینڈ، زیورچ تک سفر کرنا چاہے تو وہ گھر بیٹھا نہ صرف مطلوبہ گاڑی کے اوقات کے بارے میں معلومات لے سکتا ہے بلکہ اس میں اپنی سیٹ بھی ریزرو کروا سکتا ہے۔ اس طرح سے جب وہ پاکستان سے جرمنی پہنچے گا تو اسے ریزرویشن کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی۔ اس طرح اگر آپ کا کسی ہوٹل میں ریزرویشن کا ارادہ ہے تو آپ گھر بیٹھے نہ صرف مطلوبہ جگہ کے تمام ہوٹلز کی معلومات لے سکتے ہیں بلکہ ان کے کرایہ جات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

10 انٹرنیٹ سے آپ احمدیہ ٹیلی ویژن کی 24 گھنٹے کی Live audio سن سکتے ہیں۔ اس طرح انٹرنیٹ کو آپ ویڈیو کانفرنسوں کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں یعنی اگر آپ ایسی کمپنی رکھتے ہیں جس کی شاخیں ساری دنیا میں موجود ہیں تو آپ ویڈیو کانفرنسوں کے ذریعے سے ایک global میٹنگ کر سکتے ہیں۔ جس میں آپ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں اور گفتگو بھی کر سکیں۔

حال ہی میں پاکستان میں انٹرنیٹ کے ذریعے سے انگلینڈ رابطہ کیا گیا جو کہ وقت کی کمی اور پاکستان میں انٹرنیٹ کی Live Vidio Conference کی مقررہ لائنز موجود نہ ہونے کی وجہ سے مطلوبہ رزلٹ نہ دے سکا کیونکہ Vidio Mail کے لئے بہت Higherband Width کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ایسی لائنز کی ضرورت ہوتی ہے جو بہت تیز رفتاری سے Data یعنی تصویر وغیرہ منتقل کر سکیں۔ اس تجربہ میں انگلینڈ پہنچنے والی تصویر رک رک کر موصول ہو رہی تھی لیکن اب پاکستان میں مطلوبہ لائنز موجود ہیں جن سے انتہائی سستے داموں جلد ہی احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے ایک اور جدید global نظام قائم ہو جائے گا جس سے حضرت صاحب بیک وقت ایک جگہ سے دنیا کے سارے براعظموں سے نہ صرف گفتگو کر سکیں گے بلکہ تصویر بھی دیکھ سکیں گے۔

دنیا کی ہر نئی ایجاد جماعت احمدیہ کے لئے ایک خدائی نصرت بن کے آتی ہے۔

تو یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ آسمان سے آنے والی وہ آواز پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آگیا آ گیا۔ اس میں ایک آواز یہ بات انٹرنیٹ پر بھی اطلاق پاتی ہے۔ جو احمدیت کا پیغام گھر گھر دے سکے گی۔

انٹرنیٹ کے حصول کا طریقہ کار

اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ آپ اس سہولت کو کس طرح سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سہولت کو حاصل کرنے سے پہلے ذیل کی چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

1 ایک عدد کمپیوٹر کم از کم
RAM 8MB PROCESSOR =486
DX-100
موڈم (Modem)28.8 kbps کے ساتھ اور ایک عدد پرنٹر۔ اگر ہو سکے تو آپ Pentium-133MHZ پروسیسر اور RAM 16MB اور موڈم کے ساتھ استعمال کریں تو یہ بہتر ہوگا۔ ایک سستا کمپیوٹر آپ بیس سے تیس ہزار تک خرید سکتے ہیں۔

2 آپ کے علاقہ میں کسی ایسی لوکل کمپنی کا Connection جو آپ کو انٹرنیٹ کی سروس فراہم کرے۔

ہماری تاریخ

الفضل 15۔اپریل 1958ء

محترم منشی سبحان علی صاحب خوشنویس کی وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ الفضل کے قدیمی اور بزرگ کاتب محترم جناب منشی سبحان علی صاحب مورخہ 12۔اپریل 1958ء بروز ہفتہ 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اسی روز عصر اور مغرب کے درمیان درس کلام الہٰی کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ بہت بھاری تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں حضرت میاں صاحب موصوف نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔

جنازہ کے بعد محترم منشی صاحب کو حسب وصیت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی نے دعا کرائی۔

آپ گزشتہ ایک سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھے۔ آپ نہایت خوش خلق، کم گو، صابر و شاکر اور ذکر الہٰی میں مشغول رہنے والے بزرگ تھے۔ عبادات کے سختی سے پابند تھے۔ حیا کا مادہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ بہت خاموش طبع واقع ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ بلا ضرورت بات نہ کرتے۔ آپ نے 1937ء سے 1957ء تک مسلسل 20 سال الفضل میں کام کیا۔ علاوہ ازیں عرصہ دراز تک قادیان میں "فاروق" اور "نور" اخبارات بھی لکھتے رہے۔ آپ نے چار بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر آپ کے برادر اصغر مکرم صوفی رمضان علی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور آپ کے دوسرے لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ منشی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ہماری تاریخ کے عنوان سے پرانے اخبارات کا مطالعہ کرتے ہوئے بعض چھوٹی چھوٹی مگر اہم اور دلچسپ خبریں سامنے آجاتی ہیں۔ آج کے مضمون میں انہی چند باتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

سوشل سائنس کی کلاس اور خدام

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی عنقریب سوشل سائنس کی ایک کلاس جاری کر رہی ہے۔ جس کا کورس دو سال کا ہوگا۔ اس کلاس میں داخلہ کے لئے بی۔اے پاس ہونا ضروری ہے۔ یہ کورس پاس کرنے پر ایم اے کی ڈگری دی جائے گی۔

چونکہ خدام الاحمدیہ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد خدمت خلق ہے۔ اور یہی سوشل سروس ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسے خدام جو اس کلاس میں داخلہ لینا چاہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں قائدین خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی وساطت سے بھجوانی چاہئیں۔ تا داخلہ میں سہولت ہو گو اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے بی اے پاس ہونا لازمی ہے۔ لیکن اگر گنجائش ہوئی۔ تو میٹرک اور ایف اے پاس بھی لئے جا سکتے ہیں۔ مگر انہیں صرف سرٹیفیکٹ ملے گا ڈگری نہیں ملے گی۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)
(الفضل 22 فروری 1956)

بیت الفضل لندن میں قانون کے مشہور برطانوی پروفیسر ہارٹ کا لیکچر۔ دینی تعلیمات میں گہری دلچسپی کا اظہار

لندن 14۔ فروری (بذریعہ تار) مورخہ 13 فروری کو آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہارٹ بیت الفضل لندن میں تشریف لائے۔ اور انہوں نے "سزائے موت" پر لیکچر دیا۔ اس موقعہ پر امام بیت الفضل لندن مکرم مولود احمد خان نے قتل کی سزا کے متعلق دینی قانون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں ان کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کرائی۔ کہ اس بارے میں دین حق نے ہماری کیا راہنمائی فرمائی ہے۔

پروفیسر موصوف نے دین حق کے قانون کی وضاحت پر بیت الفضل لندن کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان تعلیمات کے مطالعہ میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اجلاس کے بعد امام بیت الفضل لندن نے پروفیسر موصوف کی چائے سے تواضع کی۔ مسٹر ہارٹ قانون کے نامور برطانوی پروفیسر ہیں۔

(الفضل 16۔ فروری 1956ء)

مولانا عبدالمجید صاحب سالک کی تقریر

ربوہ 11 فروری ساڑھے آٹھ بجے بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر انتظام مولانا عبدالمجید صاحب سالک نے "میری شاعری کا ارتقاء" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جس میں آپ نے نوجوان ادباء اور شعراء کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ نوجوان ادیبوں اور شاعروں کو اپنی تحریر اور کلام میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ کیونکہ جب تک تحریر میں لطافت نہ ہو اسے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا تقریر کے بعد قریباً پون گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ محفل کے اختتام سے قبل حاضرین کی فرمائش پر مولانا نے اپنا تازہ کلام بھی سنایا۔ صدارت کے فرائض پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے ادا کئے۔

(الفضل 14 فروری 1956ء)

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مریخ کی تسخیر کا نیا معرکہ

اکیس برس بعد سیارہ مریخ کی دوبارہ تسخیر نے جہاں سائنسی تحقیق کے نئے باب کھول دیئے ہیں وہاں سائنس دان اللہ تعالیٰ کی ناقابل تسخیر اور تصور وخیال سے بھی بالاتر انتظامی ڈھانچے کے پہلے سے زیادہ مداح نظر آتے ہیں کیونکہ فضائی تحقیق کی جانب حضرت انسان کی ایک اور کامیاب جست کی نوید دنیاوالوں کے لئے مسرت و شادمانی کے مزید پیغامات لے کر آئی ہے۔ امریکی خلائی جہاز پاتھ فائنڈر کی مریخ پر دوسری صبح کی تصاویر سائنس دانوں کی بار آور محنت کی آئینہ دار دکھائی دے رہی ہیں۔ ہفتہ کے روز جو تصاویر موصول ہوئی ہیں انہیں دیکھ کر جیٹ پروپلشن لیبارٹری کے حکام نے نئے تجربات کو اپنے مشن میں قبل ازیں پیش آنے والی بعض مشکلات کے باوجود حوصلہ افزا پیش قدمی قرار دیا ہے۔ جمعہ کے روز خلائی جہاز جب مریخ کی سطح پر اترا تو اس کامیابی پر سائنس دانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ جب خلائی جہاز سے گلابی آسمان تلے دلکش مناظر کی رنگین تصاویر زمین پر موصول ہوئیں تو خلائی تحقیق پر مامور حکام انہیں دیکھ کر خوشگوار حیرت میں ڈوب گئے۔ پاتھ فائنڈر ایرس ویلیس کے اس کھلے میدان میں اتارا گیا ہے جس کے متعلق سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ ایک قدیم دریا کا دہانہ ہے۔ یہاں زندگی کے آثار واضح دکھائی دے رہے ہیں 30 کروڑ 80 لاکھ میل کا فاصلہ طے کر کے اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے امریکی خلائی جہاز کو سات ماہ تک "سفر" کرنا پڑا ہے۔ پاتھ فائنڈر سے جو رنگین تصاویر موصول ہوئی ہیں ان میں سرخی مائل بھورے مناظر دکھائی دے رہے ہیں جنہیں گرے رنگ کی چٹانوں نے ڈھانپ رکھا ہے۔ پس منظر میں ابھرتے ہوئے پہاڑ اور بنجر علاقہ موجود ہے۔ یہاں لیبارٹری کے ایک ایڈمنسٹریٹر دانیال گولڈن نے بتایا ہے "یہ تصاویر حوصلہ افزاء ہیں۔ پاتھ فائنڈر کے بڑے یونٹ اور شوبکس سائز کے ایک متحرک یونٹ سوجرنر کے مابین پیغام رسانی کی راہ میں حائل انتہائی معمولی مسئلہ مشن کے دوسرے روز کی واحد مشکل قرار دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام میسر معلومات اس حقیقت کی دلالت کرتی ہیں اپریشن مکمل طور پر کامیاب رہے گا۔ سیارے کی سطح سے متعلق بعض اہم امور کی تحقیقات پر مامور سوجرنر کے روبعمل لانے کی راہ میں جو مشکلات پیش آئی ہیں سائنس دانوں کے نزدیک وہ چنداں اہم نہیں ہیں۔ ایک ائربیگ نے جس کا ایک حصہ خالی رکھا گیا ہے شروع میں سوجرنر کو روبعمل لانے رکاوٹ پیدا کی تاہم توقع کی جارہی ہے کہ ایک دن کی تاخیر ضرور ہو جائے گی مگر مشن پروگرام کے مطابق جاری رکھا جاسکے گا۔ زیادہ سنگین مسئلہ کمپیوٹر سے متعلق تھا جو مشن کی کامیابی غیر یقینی بنا سکتا تھا۔ مشن کنٹرول سے اطلاع دی گئی تھی کہ سوجرنر سے باہر نصب کئے گئے کمپیوٹر پاتھ فائنڈر کے ساتھ مواصلاتی رابطہ قائم کرنے میں ناکام ثابت ہو رہا ہے۔ اس امر کا خدشہ بھی ظاہر کیا گیا کہ متحرک تحقیقی یونٹ کا زمین سے ریموٹ کنٹرول رابطہ منقطع ہو سکتا ہے اگرچہ متحرک یونٹ اپنا کام خود کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ مگر سائنس دانوں کو مطلوبہ ارضیاتی نمونے حاصل کرنے میں دقت پیش آسکتی ہے۔ جمعہ کے روز جب خلائی جہاز پاتھ فائنڈر مریخ پر اترا تو سائنس دانوں میں بے چینی' بے تابی اور اعصاب شکن صورت حال واضح دکھائی دے رہی تھی۔ فلائٹ ڈائریکٹر راب مییننگ کے چہرے پر بے تابی کے آثار نمایاں تھے اور وہ خلائی جہاز سے موصولہ اطلاعات کو بغور دیکھ رہے تھے۔ ایک ایک لمحہ گراں گزر رہا تھا۔ ٹرانسمشن سے لے کر' پیراشوٹس کے استعمال اور بالآخر اترنے کا عمل آسان بنانے کے لئے ریٹرو راکٹس چلانے تک کے عمل پر راب مییننگ بھرپور توجہ مبذول کئے ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد کئی منٹ انتہائی تکلیف دہ خاموشی چھا گئی۔ سی این این کی اطلاع کے مطابق امریکی ادارہ ناسا کے سائنس دان ابھی پاتھ فائنڈر کے مریخ سیارہ پر اترنے کی خوشیاں ہی منا رہے تھے کہ چند گھنٹے بعد اس علاقے میں رات کے دبیز پردے چھا گئے اور مریخ اور زمین کے درمیان ستاروں کے ایک جھرمٹ نے نیا پردہ حائل کردیا جس سے امریکی خلائی جہاز کے زمین پر آنے والے سگنل اچانک بند ہو گئے۔ اس تعطل سے امریکی سائنس دانوں میں کھلبلی مچ گئی اور انہوں نے اپنی تمام تر ذہنی توانائی اپنے خلائی جہاز پاتھ فائنڈر سے رابطے بحال کرنے پر مرکوز کر دی تاہم کچھ وقت کے بعد ستاروں کے جھرمٹ کا پردہ جو اپنے دیگر اجرام فلکی کی طرح محو گردش ہے اس علاقہ سے سرکنا شروع ہوا تو امریکی خلائی جہاز سے بھی زمین پر موصول ہونے والے سگنل پھر موصول ہونا شروع ہو گئے۔ اس بحالی پر امریکی سائنس دانوں نے سکھ کا سانس لیا اس کے بعد سے مریخ کی تصاویر وغیرہ زمین پر موصول ہو رہی ہیں۔ کئی منٹ کی تکلیف دہ خاموشی کے بعد لیبارٹری میں انتہائی ہلکے ریڈیو سگنل وصول ہوئے تو بجھے ہوئے چہرے کھل گئے۔ مگر اب بھی وہ پوری طرح جشن مسرت منانے کی پوزیشن میں نہیں تھے کچھ دیر بعد ایک طویل سگنل موصول ہوا تو خوشی کے والہانہ نعروں' تالیاں بجانے اور ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرنے سے جشن مسرت کا سماں بندھ گیا۔ اطلاع ملی کہ ائربیگ پوری طرح کام کر رہے ہیں۔ پورے کا پورا سسٹم انتہائی اطمینان بخش طور پر جاری و ساری ہے اور مشن کا ہر مرحلہ کامیابی سے طے ہو رہا ہے۔ کامیابی و کامرانی کے مزید آثار ہویدا ہیں۔ لیبارٹری میں موجود سائنس دان اور ان کے معاونین خوشی سے تالیاں بجا رہے تھے ایک دوسرے کو بوسے دے رہے تھے۔ سائنس دانوں' تکنیکی ماہرین اور مینیجروں کے تھکے چہروں پر خوشی کے آنسو رواں ہو گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے کئی قیمتی سال اس مشن کی کامیابی کے لئے وقف کر دیئے تھے۔ خصوصاً دسمبر 1996ء میں جہاز کی روانگی کے بعد اس کی طویل پرواز اور لینڈنگ صبر آزما مراحل کے بعد یہ بے پایاں مسرت کا لمحہ انہیں نصیب ہوا تھا۔

فلائٹ سسٹمز کے انچارج بریان میورہیڈ نے کہا مجھے یقین نہیں آرہا۔ آج ہم بہت خوش ہیں' سائنس دانوں کو یقین ہے کہ وہ مریخ پر زندگی کے آثار دریافت کرنے کے لئے ایک قدم اور آگے بڑھے ہیں۔ ناسا کے فلائٹ پلانر ڈونا شرے نے بتایا ہے کہ 2008 سے پہلے اہل زمین کو اس بارے میں قطعی شہادت نہیں مل سکے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○

رہِ حبیب میں سب کچھ نثار کرتے ہیں
ہم ایک بار نہیں باربار کرتے ہیں

بسا کے دل میں محبت کی اک نئی بستی
مکانِ دل کے مکینوں سے پیار کرتے ہیں

وہ اپنے روئے منوّر کی بے حجابانہ
جھلک دکھا کے بہت بیقرار کرتے ہیں

خدا کا نور برستا ہے لا کلام ان پر
وہ اپنے چہرے کو جب آشکار کرتے ہیں

کسی میں تاب نہیں ہے کہ ان کو دیکھ سکے
جو بے نقاب رُخِ تابدار کرتے ہیں

وفا و مہر میں یکتائے روزگار ہیں وہ
کہ ہم پہ لطف و کرم بے شمار کرتے ہیں

لگی ہوئی ہیں تری راہ پر مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں

ترے جنونِ محبت کی بے خودی میں بسر
ہم اضطراب سے لیل و نہار کرتے ہیں

کیا ہوا ہے ترے ساتھ ایک "عہدِوفا"
ہم اپنے "عہد" کو پھر استوار کرتے ہیں

ہمیں کسی سے بھی کچھ نفرت و عناد نہیں
خدا کے واسطے ہم سب سے پیار کرتے ہیں

خدا نے صبر و سکینت دیئے مصائب میں
اسی کے فضل پہ ہم انحصار کرتے ہیں

نہیں کچھ اس کے سوا شادؔ جنت الفردوس
وہ اپنے بندوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

محمد ابراہیم شادؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

(۔) ان کے معاملے میں احتیاط سے کام لو (۔) اب تین طریق ہیں نصیحت کے اپنے گھر میں بھی وہی استعمال کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہاری غلطیوں سے بھی مغفرت فرمائے گا اور کوئی بداثر ان کا تمہاری اولاد پر نہیں پڑنے دے گا(۔)

(۔) اگر تم عفو سے کام لو اور صفح سے کام لو اور مغفرت سے کام لو۔ یہ تین کیا چیزیں ہیں۔ بظاہر تو عفو اور صفح کو ایک ہی معنوں میں سمجھا جاتا ہے یعنی درگزر اور ایک ہی اس کا ترجمہ بھی ملتا ہے مگر ان میں فرق ہے اور اصل معنی عفو کا ہے کہ اس طرح نظرانداز کر دینا ایک چیز کو گویا ہے ہی نہیں' گویا موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی ابتداء میں بچوں کی غلطیاں' بیوی کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن تم یوں سلوک کرو گویا تم نے دیکھی ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اور ان کو کچھ سہولت اور آسانی دو ورنہ ہروقت جو مرد گھر پر سوار رہے گا اس سے تو زندگیاں برباد ہو جائیں گی' عذاب بن جائیں گی۔ ہروقت دیکھنا' ہروقت میں مین میخ نکالنا' ہروقت نقائص ڈھونڈنا یا نہ بھی ڈھونڈے تو نظر آ ہی جاتے ہیں۔ تو فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں اکثر ایسا وقت گزاریں کہ گویا ان کو پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے لیکن ہر چیز میں نہیں۔ وہ بدخلقیاں' وہ معمولی معمولی باتیں جو آغاز میں ہلکے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں یعنی ابھی جرم نہیں بنتیں اور بعض خطائیں ہیں برتن گر کے ٹوٹتا ہے ٹھوکر لگ جاتی ہے کسی چیز پہ کسی چیز کو نقصان پہنچ جاتا ہے کھانا دیر میں پکا' روٹی جل گئی' یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو گھر کے روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں عفو لازم ہے انسان اس طرح دیکھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں' کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس طرح سنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں یہ عفو کا معنی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے نگاہوں سے متعلق کہ "وہ دیکھتے مجھے یوں ہیں کہ دیکھتے ہی نہیں" اس طرح عفو کی نظر ڈالتے ہیں گویا نہیں دیکھ رہے۔

اور حضرت (بانی سلسلہ) کا دیکھنے کا یہی انداز تھا اور حضرت (امام جماعت الثانی) کا ہمیں پتہ ہے بچپن سے یہی دیکھا کہ لگتا تھا کہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے اور دیکھ سب کچھ لیتے تھے (کلام الٰہی) نے جو عفو کا مضمون بیان فرمایا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ بیوقوف ہو' غافل ہو۔ غفلت کا مضمون ایک بالکل الگ مضمون ہے جس کو (کلام الٰہی) ایک الگ موقع پر اٹھاتا ہے۔ یہاں علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے' وسیع حوصلے کی وجہ سے' اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ برتن ٹوٹا ہے گویا تمہیں آواز ہی نہیں آئی کسی جگہ کوئی داغ دھبہ لگ گیا ہے کوئی کھانا جل گیا ہے تو جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ تو وہ روزمرہ کا گھر کے معاملات میں بیوی اور بچوں سے سلوک ہے جو عفو کہلاتا ہے۔

(از خطبہ 6- دسمبر 1996ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 11- جولائی 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ یعقوب امجد کے ساتھ ایک شام۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 31۔(94-6-9) حصہ اول۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ۔ یعقوب امجد کے ساتھ ایک شام۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کمپیوٹرز سب کے لئے (حصہ 16)
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 درود شریف۔ نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 چلڈرنز کارنر

ہفتہ 12- جولائی 1997ء

12-30 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر ایم۔ ایچ خان
1-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
2-45 حضرت صاحب کی ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے پروڈکشن۔ از ایم۔ اے۔ چیمہ صاحب نمبر (9)
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر ایم۔ ایچ خان۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 انٹرویو مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ۔ امیر جماعت احمدیہ پنجاب۔ (حصہ دوئم)۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ (84-2-17) ناصر آباد (سندھ)
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔ 97-7-12
8-00 لقاء مع العرب۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ناصرات سپورٹس ربوہ۔
11-00 جرمن پروگرام۔

روزانہ پروگرام

حضرت صاحب کے ساتھ پروگرام

روزانہ

لقاء مع العرب اور اردو کلاس

پیر اور جمعرات

ہومیو پیتھی کلاس

منگل اور بدھ

ترجمہ کلام الٰہی کلاس
خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ پرانا

جمعہ

خطبہ (لائیو)
ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ

ہفتہ

چلڈرنز کلاس
مجلس سوال و جواب (پرانا)

اتوار

ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
مجلس سوال و جواب (نیا)
درس کلام الٰہی

مختلف زبانوں میں پروگرام

روزانہ

جرمن اور بنگالی

اتوار

البانین

پیر

انڈونیشین اور ترکی

منگل

نارویجین

بدھ

فرنچ اور سواحیلی

جمعرات

روسی اور بوسنین

دیگر مستقل پروگرام

پیر

- بیت بازی 30-12 دوپہر
- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس 00-3 دوپہر
- روحانی خزائن 00-1 رات

منگل

- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس 00-11 دوپہر
- روحانی خزائن 00-12 دوپہر
- طبی معاملات 00-3 بعد دوپہر
- ہماری کائنات 00-1 رات
- حکایات شیریں 30-3

بدھ

- طبی معاملات 00-6 صبح
- ہماری کائنات 00-12 دن
- المائدہ 00-1 رات

جمعرات

- کوئز پروگرام 00-10 صبح
- المائدہ 00-3 بعد دوپہر
- بزم مشاعرہ 00-1 رات

جمعہ

- کوئز پروگرام 00-6 صبح
- بزم مشاعرہ 00-12 دوپہر
- کمپیوٹرز سب کے لئے 00-8 صبح
- طبی معاملات 30-12 رات

ہفتہ

- احمدیہ ٹیلی ویژن یو ایس اے پروڈکشن 00-6 صبح
- کمپیوٹرز سب کے لئے 00-8 صبح
- طبی معاملات 00-12 دوپہر
- حکایات شیریں 30-3 رات

اتوار

- احمدیہ ٹیلی ویژن یو ایس اے پروڈکشن 00-6 صبح
- بیت بازی 30-12 رات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 33 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش ہے۔ گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے لاکھوں نہیں کروڑوں روپے باہر سے آرہے ہیں۔ اور ہمارے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ یہ سب کام ملک کو غیر مستحکم کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن کتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑے ہم معاملات کو ٹھیک کرکے دم لیں گے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ ملک دشمنوں کے ہاتھ میں کھلونا بننے والوں کی ملک میں کمی نہیں بہرحال یہ صاف ظاہر ہے کہ بعض لوگوں کو ملک کا سیاسی استحکام ہضم نہیں ہو رہا۔ اس لئے حالات میں خرابی پیدا کرنے میں شکست خوردہ عناصر بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایم کیو ایم ہمارے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ دراصل ماورائے عدالت ہلاکتوں نے معاملات مزید بگاڑے ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے حکومت سندھ کو ہدایت کی ہے کہ تمام سندھ میں اور بالخصوص کراچی میں دہشت گردی و دیگر جرائم کے خاتمہ کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ اور لوگوں کی زندگی کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور بلا کسی امتیاز کے جرائم پیشہ عناصر کی گرفتاریاں کی جائیں۔

○ وزیر داخلہ اور پنجاب مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مسلم لیگ میں انتشار اور گروپ بندی کے خواب دیکھنے والوں کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایجنسیوں کو فری ہینڈ دے دیا ہے اور دہشت گردی میں ملوث بیرونی ہاتھوں کو جلد کچل دیا جائے گا۔

○ پنجاب حکومت کے ذرائع کے مطابق حکومت پنجاب امن و امان کے قیام اور جرائم پیشہ افراد کے سدباب کے لئے کراچی کی طرز پر پنجاب میں بھی وسیع پیمانے پر آپریشن کلین اپ کی تیاریوں میں مصروف عمل ہے مختلف سیاست دانوں اہم اراکین اسمبلی اور اعلیٰ حکام کو محتاط رہنے کی ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ اور ائرپورٹس' ریڈیو' ٹی۔ وی۔ سٹیشنوں پر سخت حفاظتی انتظامات کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے بدامنی لاقانونیت کی روک تھام کے لئے 16 نکاتی پروگرام کو حتمی شکل دے کر صوبوں کو ہدایات بھجوادی ہیں۔ مساجد کی نگرانی کی خاص ہدایت جاری کی گئی ہے۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ غیر ملکیوں کی تلاش' جعلی کارڈ رکھنے والوں اور اس عمل میں ملوث اہلکاروں کا کھوج لگا کر تادیبی کارروائی کی جائے۔ دکانوں۔ ہوٹلوں اور رات کی شادیوں کے اوقات مقرر کئے جائیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دہشت گردوں کو ملنے والی سزاؤں کی معقول کوریج ہونی چاہئے۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نااہل حکومت کو آخر کب تک برداشت کیا جا سکتا ہے۔ نواز حکومت دہشت گردی اور اقتصادی بحران پر قابو پانے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ وہ کل بھی ناکام تھی آج بھی ناکام ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی حکومت کی تجویز کی مخالفت کرنے والے چار ماہ بعد اس کی حمایت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ ہم بہت جلد عوامی رنگ میں سامنے آئیں گے انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات اب بالکل واضح ہو کر سامنے آگئی ہے کہ ہماری حکومت کے خاتمے سے ملک اقتصادی بحران کا شکار اور دہشت گردی کا طوفان قابو سے باہر ہو گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو کی گرفتاری کے لئے ہائی کورٹ سے اجازت طلب کی ہے۔ یہ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ عدالت نے 2- مئی کو حکم جاری کیا تھا کہ اجازت کے بغیر منظور وٹو کو گرفتار نہ کیا جائے۔ حکومت پنجاب نے پانچ فوجداری مقدمات کی فہرست پیش کرتے ہوئے درخواست پیش کی ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو کی گرفتاری کی اجازت دی جائے تاکہ قانون کے مطابق ان کے خلاف مقدمات کی باقاعدہ تفتیش کی جاسکے۔ حکومت نے الزام لگایا ہے کہ منظور وٹو مقدمات کی تفتیش میں شامل نہیں ہو رہے اس لئے ان کی گرفتاری لازمی ہو گئی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اس مرتبہ عوام خود کرپٹ حکومت کو رخصت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب انقلاب زیادہ دور نہیں ملک میں اللہ کا قانون اسی سال نافذ ہو گا۔ ستمبر تک 50 لاکھ کارکنوں کی فوج تیار ہو جائے گی جس کے بعد اسلام آباد پر چڑھائی ہوگی انہوں نے مزید کہا کہ صوبوں کا جھگڑا ناکام سیاست دانوں کا نعرہ ہے۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ تمام فرقوں کو یہود و ہنود کے مقابلہ میں متحد ہونا چاہئے۔

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی عدلیہ نے عدالتی دخل اندازی کا کردار مجبوراً اپنایا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عدلیہ کے اس اقدام سے جمہوری ادارے مستحکم ہوں گے۔ انہوں نے یہ باتیں امریکہ میں مقیم پاکستانی ڈاکٹروں کی تنظیم کی نیویارک میں ہونے والی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔

○ پانچ نامعلوم مسلح افراد نے پاکستانی عوامی تحریک بوتھ لیگ حویلی لکھا کا سابق صدر قتل کر دیا۔ اور ان کے گھر کے پانچ افراد کو شدید زخمی کر دیا۔ مسلح افراد واردات کے بعد فرار ہو گئے۔ یہ واقعہ حویلی لکھا کے نواحی گاؤں چک بادا میں پیش آیا۔

○ بھارتی پولیس کے حکام نے الزام لگایا ہے کہ مشرقی پنجاب میں ٹرین دھماکہ پاکستان نے کرایا ہے اور اس دھماکے میں پاکستان کے ایجنٹ ملوث ہیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے اپنی وفاقی حکومت سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کو ان کارروائیوں سے روکے۔

○ پنجاب میں شدید گرمی کی لہر مسلسل جاری ہے اور صوبے کے کئی علاقوں میں لو لگنے اور لوڈ شیڈنگ سے سترہ افراد ہلاک اور متعدد بے ہوش ہو گئے اور وبائی امراض پھوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کئی علاقوں میں نو سے بارہ گھنٹوں تک لوڈ شیڈنگ کی گئی۔ جس سے حالات مزید خراب ہو گئے۔

○ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ صوبہ فریاب میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور فریاب شہر کے قریب دفاعی لائن مضبوط کی جارہی ہے۔ اس علاقہ پر جو پہلے اپوزیشن اتحاد کے کنٹرول میں تھا اب طالبان نے قبضہ کرلیا ہے۔ طالبان کے ترجمان نے کہا ہے کہ کندوز بھی طالبان کے قبضہ میں ہے۔ طالبان نے پل بنگی کو عبور کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

○ برکی کے نزدیک بی۔ آر۔ بی نہر میں اچانک شگاف پڑ جانے کی وجہ سے تمام نزدیکی دیہات اور سینکڑوں ایکڑ زیر کاشت رقبہ زیر آب آگیا جبکہ علاقہ کے مکینوں کو اپنا گھریلو سامان اور مویشی بھی محفوظ مقامات پر پہنچانے کی مہلت نہ ملی۔

○ بھکر پولیس نے تین دہشت گرد پکڑ لئے ہیں جنہوں نے ڈپٹی کمشنر خانیوال سمیت نو افراد قتل کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

○ نیٹو کے سربراہی اجلاس میں پولینڈ ہنگری اور چیک کو رکنیت دینے پر اتفاق ہو گیا ہے۔

فکرِ اقبال اور تحریک احمدیہ
صفحات 512 (از قلم شیخ عبدالماجد) قیمت/175
تبصرے: ہفتہ وار لاہور 8 فروری 1997ء
● اہل حدیث "الاعتصام"۔ 4 اپریل۔ نوائے وقت میگزین 6 اپریل۔ ڈان (ڈی) (Herald) 23 مارچ۔ ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک مئی 97ء مضامین: نوائے وقت لاہور 17 فروری۔ نوائے وقت اسلام آباد یکم مارچ نوائے وقت کراچی یکم مارچ وعدہ تبصرہ: ماہنامہ طلوع اسلام لاہور۔
معذرت: ترجمان القرآن (جماعت اسلامی)۔ ماہنامہ "میثاق" ایڈیٹر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ماہنامہ "ضیائے حرم" بھیرہ نگران پیر محمد کرم شاہ صاحب
ملنے کا پتہ: ● کلاسک ریگل چوک لاہور کتاب میلہ ریگل چوک ● المحمود جمبو فوٹو کاپی ریگل چوک لاہور احمدیہ ہال کراچی ● دارالذکر لاہور ● افضل برادرز ربوہ
شیخ عبدالماجد 100- گل زیبا کالونی سمن آباد- لاہور فون: 7562032

فرحت علی جیولرز اینڈ نذری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ: انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81 7223204 7353105

صاف • بہترین • بمع جلد "فوٹو کاپی"
"ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" جلد اول
قیمت/250 بمعہ ڈاک خرچ/300
"ہومیوپیتھک نسخہ جات" قیمت/30 بمعہ ڈاک خرچ/60 (10 عدد کا پیکٹ منگوانے پر 10% رعایت)
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون: 04524-212399

خوشخبری
بیرون ملک سفر، تعلیم، سپانسرشپ اور امیگریشن قوانین سے متعلق پیشہ وارانہ خدمات کیلئے آپ کے معاون اور مددگار
فاروق لاء ایسوسی ایٹس
10-B چغتائی پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون: 825275

حیرت انگیز **سیل** ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے ایک دفعہ پھر **بچت سیل** شروع کی ہے۔
تقریباً 500 کلرز میں ڈبل جارجٹ اور اوپل نیٹ جارجٹ جاپانی نمبر1 کوالٹی گارنٹی کے ساتھ صرف Rs 300/ تا ٹوان صرف Rs 275/
اس کے علاوہ نت نئے ڈیزائنز اور کلرز میں ریڈی میڈ کوٹ برقعے بھی سیل کی قیمت میں خریدیں۔ یہ پیشکش چند ہفتوں کیلئے ہے۔
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ فون: 568